اشاعت خاص

ضیائے تعلیم

SUPERIOR
COLLEGE OF LAW

SUPERIOR GROUP OF COLLEGES

فوکس پاکستان اور سپیرئر لاء کالج کی مشترکہ فکری نشست

کرپشن کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

کرپشن نے ماحول
آلودہ اور مسائل
کو افزودہ کیا

ڈاکٹر اویس فاروقی

فرسودہ نظام بدلنے کیلئے ٹیکنوکریٹس اور تعلیم یافتہ نوجوان آگے بڑھیں

Vision: The Superior College of Law aims to create, develop, and transmit through the work of its members legal knowledge, skills and understanding at the highest levels of excellence.

Mission: We are responsive to the diverse educational needs of students in the legal fields. Superior College of Law is committed to a supportive lifelong learning environment individuals personally, professionally and culturally to contribute to Legal Fraternity.

LL.M

Total Duration: 1½ Years

Eligibility : LL.B

First ever legal institution in Pakistan to start one and a half year internationally recognized LL.M programme. It is open to legal professionals, academicians and Law graduates who wish to gain a broader understanding of national and international legal issues something that is increasingly necessary in todays globalized Law practice. For practising lawyers, law teachers or judges interested in studying at a quality institution, our programme offers useful training and greatly widens their career options. More generally, our LL.M will help students to enhance their legal skills and understanding of legal culture, while providing them with excellent training in various legal arenas.

Course Title

Jurisprudence Constitutional Law Company Law Administrative Law nternationa Law Law of Peace Criminal Law Human Rights Law International Human Rghts Law Alternate Dispute Resolution Environmental Law Islamic Law Law of Evidence Telecommunication Law Intellectual Property Law International Trade Law Law of War Taxation Law

LL.B (University of the Punjab)

Eligibility Bachelors/Equivalent **Total Duration 3 Years** **Total Papers 20**

Part 01	Part 2	Part 3
Course title	**Course title**	**Course title**
Islamic Jurisprudence	Constitutional Law-II	Civil Procedure Code and Limitation Act
English Jurisprudence	Equity	Criminal Procedure Code & Medical Jurisprudence
Constitutional Law-1	Mercantile Law	Law of Evidence & Legal Ethics
Law of Contract	Law of Transfer of Property	Legal Drafting & Interpretation of Statutes
Law of Tort & Easement	Muslim Personal Law/Islamic Law	Constitutional Law-III
Criminal Law-1	Public International Law	
	Special & Local Laws	

Bachelors of Economics & Law

Eligibility Intermediate/Equivalent **Total Semesters 4** **Total Duration 2 Years** **Total Papers 20**

Compulsory

Course Title
Economics
Law
English Language
Islamiyat
Pakistan Studies

Elective Subjects (Any one)

Course Title
Philosophy
English Literature
Political Science
Management
International Affairs
Journalism
History
Finance
Marketing
Psychology
Human Resource Management
Business
Statistics
Computer Applications

Optional Languages (Any one)

Course Title
English
Urdu
French
Persian
Arabic
German

کرپشن کی موجودگی میں جمہوریت نہیں چل سکتی

ملک کو دہشتگردی سے زیادہ کرپشن سے خطرہ ہے

کرپشن نے ملک کھوکھلا کر دیا' ڈالروں کی بھیک مانگنے والے ٹیکنالوجی کیوں نہیں لیتے؟

خودکش حملے اس لئے بڑھ رہے ہیں کہ قومی وسائل پر حکمران طبقے نے قبضہ کر رکھا ہے' ڈاکٹر اویس فاروقی

ٹیکنوکریٹس کی تنظیم فوکس پاکستان کے سربراہ اور وزیراعلیٰ پنجاب کی ٹاسک فورس برائے تحفظ ماحولیات کے چیئرمین ڈاکٹر اویس فاروقی نے کہا ہے کہ ملک میں تمام برائیوں اور بیماریوں کی جڑ کرپشن ہے۔ کرپشن نے مالی، مذہبی، سیاسی، اخلاق اور ارضی ماحول ہی آلودہ نہیں کیا قومی مسائل کو بھی افزودہ کیا ہے۔ اگر کرپشن ختم کر دی جائے تو سارے مسئلے اپنے آپ حل ہو جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سپیئریر کالج کے طلباء کو ایک خصوصی لیکچر دیتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر اویس فاروقی نے کہا کہ کرپشن اور آلودگی کی آمیزش سے اٹھنے والا طوفان تیزی سے قوم کو لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اگر اس پر فوری بندنہ باندھا گیا تو ہر چیز بہا کر لے جائے گا اور ملک کو اس کے ہولناک اثرات سے بچانا مشکل ہو جائے گا۔ تاہم مجھے جاری نظام کی موجودگی میں بہتری کے آثار نظر نہیں آتے جس کے بطن سے بدبختی، بے بضاعتی اور مایوسی جنم لے رہی ہے۔ انہوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ کرپشن کی موجودگی میں جمہوریت نہیں چل سکتی بلکہ اس سے ملک کی بقا بھی خطرے میں پڑ چکی ہے۔ ملک کو دہشت گردی سے اتنا خطرہ نہیں جتنا کرپشن سے ہے۔ کرپشن نے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ کرپشن سے متاثرہ عوام موجودہ نظام سے اس قدر عاجز آ چکے ہیں کہ زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ انہیں مرنے کیلئے اب خود کش بمباروں کی حاجت نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کو اپنی کرسیاں بچانے کے سوا کسی چیز سے غرض نہیں۔ لوگ آٹے، چینی، بجلی اور دیگر ضروریات زندگی کیلئے چیخ رہے ہیں لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انہوں نے عوام کے خلاف محاذ بنا لیا ہے۔ سیاستدانوں کو بے شمار مواقع ملے لیکن انہوں نے ہر بار اپنی نااہلی ثابت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک وہیں کھڑا ہے جہاں 62 سال پہلے تھا۔ بلکہ حالات پہلے سے بھی ابتر ہوئے ہیں۔ 1947ء میں جب پاکستان آزاد ہوا تو آج کی نسبت خواندگی کی شرح زیادہ تھی۔ ہماری پسماندگی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ علم کی قدر نہیں کر رہے اور دولت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میری نسل نے بھی نئی نسل کو مسائل کے سوا کچھ نہیں دیا۔ ہم نے اس ملک کو کبھی اپنا گھر نہیں سمجھا بلکہ کرائے کا مکان سمجھا۔ جیسے ہمارا ٹھکانہ یہاں عارضی ہو۔ ہم یہاں جو کچھ جمع کرتے ہیں اسے باہر لے جاتے ہیں اور خود کو اور اپنی دولت کو بیرون ملک زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں۔ سیاستدان اور نوکرشاہی لوٹ مار کر کے پیسہ باہر لے جا رہی ہے جس سے ملک کھوکھلا ہو رہا ہے۔ انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے اور نہ آئین اور قانون میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ انہیں گرفت میں لیا جا سکے۔ بجلی' تیل' آٹا' چینی جیسی اشیاء ضروریہ غائب ہو رہی ہیں۔ غریب لوگوں میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اسی رفتار سے خودکش حملے بھی بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس طرح نوجوانوں کو کم از کم ان کی جان کی قیمت مل جاتی ہے۔ ان سارے مسائل کی وجہ کرپشن ہے۔ ملک کو اس وقت دہشتگردی یا انتہا پسندی سے اتنا خطرہ نہیں جتنا کرپشن سے ہے۔ میں تو کہوں گا کہ ملک کیلئے کرپشن مافیا طالبان سے زیادہ خطرناک ہے اور اسے زیادہ نقصان پہنچ رہی ہے۔ ان حالات میں ملک بچانے کیلئے ٹیکنوکریٹس کو آگے آنا ہوگا۔ کیونکہ نااہل سیاستدانوں سے حکومتی مشینری نہیں چل سکتی۔ اگر ٹیکنوکریٹس آگے نہ آئے اور انہوں نے اپنا کردار ادا نہ کیا تو وہ قومی کے مجرم ہوں گے اور تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا کہ میرا عقیدہ ہے کہ کرپشن سے صرف ارضی ہی نہیں بلکہ مذہبی' سیاسی' مالی اور اخلاقی ماحول بھی تباہ ہو رہا ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ غیروں کے سامنے امداد کیلئے ہاتھ پھیلانے والے حکمران ڈالر کی بجائے ٹیکنالوجی کیوں نہیں لیتے؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ ڈالر ملیں گے تو ان کی جیبوں میں جائیں گے ٹیکنالوجی سے عوام' ملک اور قوم کا فائدہ ہوگا۔

قائداعظم نے کرپشن، رشوت، چور بازاری اور اقرباء پروری کو ناقابل معافی قرار دیا تھا

انہوں نے آئین ساز اسمبلی کو ہدایت کی تھی کہ ان جرائم کی حوصلہ شکنی کیلئے سخت ترین سزائیں مقرر کی جائیں

ہم نے بانی پاکستان کے راہنما اصولوں کو ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا، اس سنگین جرم کی بھیانک سزا پا رہے ہیں

موجودہ مسائل کا سبب بننے والے حکمرانوں نے وہ سارے عیب اپنا لئے جن سے بچنے کی قائد نے تاکید کی تھی

ڈاکٹر اویس فاروقی نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کو مستقبل میں پیش آنے والے تمام مسائل کا حل بتا گئے تھے۔ بدقسمتی سے ہم نے ان کے خیالات، فرمودات، ارشادات اور نظریات کو ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر ان کے راہنما اصولوں پر عمل ہوتا تو اشرافیہ کے مفادات پر زد پڑتی، عوام خوشحال ہوتے اور قوم کو آج جو دن دیکھنے پڑ رہے ہیں ان کی نوبت نہ آتی۔ بابائے قوم نے 11 اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام سے 3 دن قبل آئین ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کرپشن کو سب سے بڑی لعنت قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ کسی بھی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ عوام کے جان و مال اور عقائد کے تحفظ کیلئے قانون کی حکمرانی کو یقینی بنائے۔ بابائے قوم کے الفاظ یہ تھے: ''میں یہ نہیں کہتا کہ کرپشن اور رشوت دیگر ملکوں میں موجود نہیں لیکن ہمارے ہاں یہ مسئلہ سب سے بھیانک ہے۔ کرپشن ہمارے قومی وجود کیلئے زہر ہے جس سے ہمیں آہنی ہاتھوں سے نمٹنا ہوگا۔ اسمبلی کیلئے جتنا جلد ممکن ہو کرپشن کے خاتمہ کیلئے مناسب اقدامات کرے۔ چور بازاری ایک اور بڑی لعنت ہے جس کے مرتکب پکڑے جاتے ہیں اور انہیں سزائیں بھی ملتی ہیں۔ بسا اوقات عدالتیں انہیں جرمانے بھی کرتی ہیں۔ اب اس عفریت سے نمٹنے کیلئے، جو سوسائٹی کیخلاف ایک سنگین جرم ہے، راست اقدام اٹھانے ہوں گے۔ موجودہ نامساعد حالات میں ہمیں خوراک اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قلت کا سامنا ہے۔ جو شخص بلیک مارکیٹنگ کرتا ہے میری نظر میں بدترین جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ چور بازاری کرنے والے بڑے مکار، ہوشیار لیکن با اختیار لوگ ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو عبرتناک سزائیں ملنی چاہئیں جو سسٹم کو پامال اور قحط پیدا کر کے لوگوں کو موت سے ہمکنار کرنا عار نہیں سمجھتے۔ ایک اور چیز جو میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے اور جو کہ ہمیں بہت سی دیگر برائیوں کے ساتھ ورثے میں ملی، اقرباء پروری ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس خباثت کو کسی حالت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ برداشت نہیں کروں گا۔ مجھے اگر پتہ چلا کہ اس قسم کی کوئی چھوٹی یا بڑی حرکت کہیں ہو رہی ہے تو اسے کسی قیمت پر معاف نہیں کیا جائیگا۔'' ڈاکٹر اویس فاروقی نے کہا کہ بابائے قوم کے بالا ارشادات سے اس امر میں کوئی ابہام نہیں رہتا کہ وہ کرپشن، چور بازاری اور اقرباء پروری پر موت تک کی سزا دینے کے حامی تھے۔ ہمارے حکمرانوں میں یہ تمام برائیاں موجود ہیں۔ آج عوام روٹی کیلئے ترس رہے ہیں، قومی غیرت نیلام ہو رہی ہے، ملکی آزادی کے سودے ہو رہے ہیں، جس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے آئین اور قانون میں کرپشن، چور بازاری، رشوت اور اقرباء پروری کا ارتکاب کرنے والوں کیلئے سخت ترین سزاؤں کی بجائے اقتدار کی مسندیں ہیں۔ ہم نے بحیثیت مجموعی بابائے قوم کے راہنما اصولوں کو نظرانداز کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے، جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ فوکس پاکستان انہی گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کیلئے میدان میں نکلی ہے اور اس نے بانی پاکستان کا مشن آگے بڑھانے اور ان کے فرمودات پر اصل روح کے مطابق عمل کرنے کا علم اٹھایا ہے۔

پاکستان توانائی کی دولت سے مالا مال ہے' ہم نے قدرت کی فیاضی سے فائدہ نہیں اٹھایا

شمسی توانائی پر تجربات پراسرار طور پر بند ہوگئے'' لگتا ہے ہم پتھر کے دور میں واپس جارہے ہیں

50 سال پہلے چیچک اور ٹی بی جیسی مہلک بیماریوں پر قابو لیا گیا تھا' اب دوبارہ جنم لے رہی ہیں

ڈاکٹر اویس فاروقی نے بتایا کہ 70 فیصد آلودگی یورپ اور امریکہ پھیلا رہا ہے بڑے صنعتی ممالک جو گرین ہاؤس گیسز فضا میں چھوڑتے ہیں ان سے زمین کے گرد اوزون کے غلاف میں شگاف پڑ رہے ہیں جس سے سورج کی انفراریڈ شعاعیں براہ راست زمین تک پہنچتی ہیں۔ یہ شعاعیں سرطان اور دوسری جلدی بیماریوں کا موجب بنتی ہیں۔ زمین پر حدت بڑھنے سے بحر منجمد اور برفانی تودے پگھل رہے ہیں جس کے نتیجہ میں چند برسوں تک پانی کی سطح بلند ہوجائے گی اور بنگلہ دیش اور مالدیپ جیسے ملک غرق ہوجائیں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم پاکستان والے متاثر نہیں ہوں گے۔ ہمیں تباہی کیلئے بیرونی آلودگی کی ضرورت نہیں۔ یہ واحد شعبہ ہے جس میں ہم خودکفیل ہیں۔ ہمارے ہاں آلودگی پھیلانے کے جو طریقے رائج ہیں شاید کسی اور ملک کے پاس نہیں ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہماری زرعی زمین تیزی سے تباہ ہورہی ہیں۔ ملک میں قابل کاشت رقبہ تیزی سے فیکٹریوں اور بستیوں میں بدل رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق آئندہ چند برسوں میں ہم چالیس فیصد زرخیز علاقے سے محروم ہوجائیں گے۔ آبادی بڑھ رہی ہے جبکہ زرعی پیداوار گھٹ رہی ہے

پاکستان میں زرخیز رقبہ تیزی سے کم ہورہا ہے آلودگی سے بچ گئے تو قحط سے نہیں بچ سکیں گے

اگر یہ رجحان جاری رہا تو ہوسکتا ہے کہ ہم آلودگی سے بچ جائیں لیکن قحط سے نہیں بچ سکیں گے۔ سیالکوٹ' گوجرانوالہ' قصور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں فیکٹریوں کے زہریلے کیمیاوی مادوں کو ندی نالوں میں بہا دیا جاتا ہے جس سے صرف انسانی ہی نہیں جنگلی حیات بھی متاثر ہورہی ہے۔ جو گائے بھینسیں یہ پانی پیتی ہیں ان کا دودھ بھی آلودہ ہوجاتا ہے اور جب یہ دودھ بکنے کیلئے بازاروں میں پہنچتا ہے تو محتاط سے محتاط شخص بھی اسے خریدنے پر مجبور ہے اور اس کے مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس طرح وہ مختلف بیماریوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ آلودہ پانی کھیتی باڑی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو سبزیاں ہم اُگا اور کھا رہے ہیں وہ بھی بیماریوں کا موجب بنتی ہیں۔

ڈاکٹر اویس نے بتایا کہ پوری دنیا توانائی کے متبادل طریقے تلاش کررہی ہے اور اس کی بڑھتی ہوئی قلت پر فکرمند ہے' ہمارے حکمران گھوڑے بیچ کر سوئے پڑے ہیں۔ اگر حالات کا یہی تسلسل رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم پتھر کے دور میں ہوں گے۔ قدرت نے ہمیں آلودگی سے پاک توانائی کے ذرائع اور

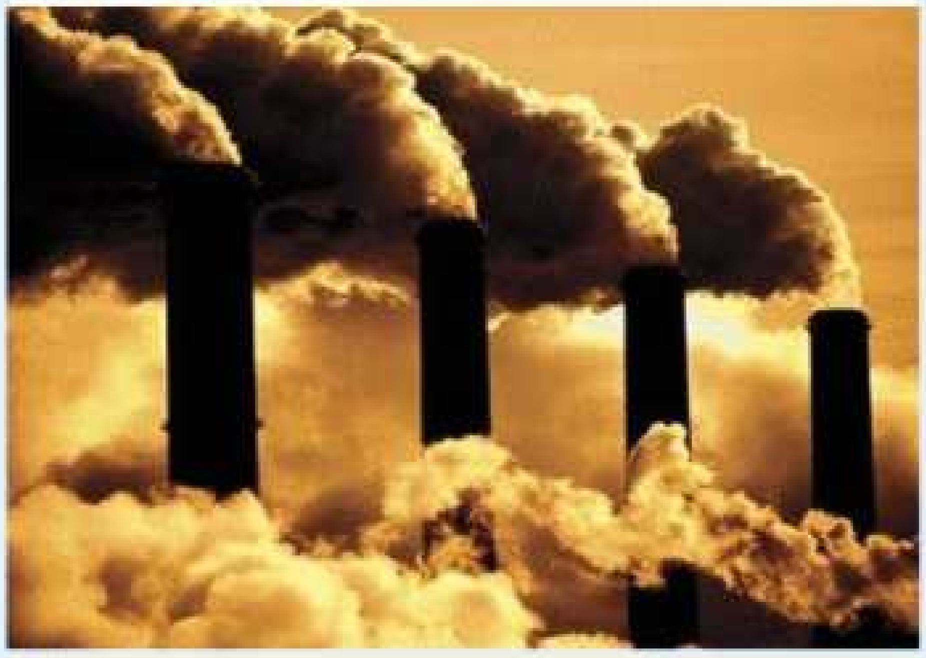

ماحولیاتی تبدیلیوں سے مالدیپ اور بنگلہ دیش جیسے ملک غرق ہوجائیں گے

ذخائر سے مالا مال کر رکھا ہے لیکن ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہمارے پاس پانی' ہوا اور سورج کی روشنی کی اتنی وافر دولت ہے کہ بجلی کی کمی کا شکار ہو ہی نہیں سکتے ملک میں شمسی توانائی پر تجربات کوئی نصف صدی قبل شروع ہوئے جو نامعلوم وجوہ کی بناء پر بند کردیئے گئے۔ اگر ہم صرف شمسی توانائی پر ہی توجہ دیتے تو آج ہر گھر روشن اور حسب ضرورت گرم اور ٹھنڈا ہوتا۔ ہماری زراعت اور صنعت ترقی کرتی۔ ہم ماحولیاتی اعتبار سے دنیا کیلئے ایک مثال ہوتے۔ جو زرمبادلہ ہم توانائی کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں' عوام کی بھلائی اور خوشحالی کے منصوبوں کے کام آتا۔ بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا کیونکہ اہل اقتدار وہی کام کرتے ہیں جن سے ان کو فائدہ ہو۔ ملک وقوم کے مفاد سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔ فی زمانہ بجلی کے بحران سے عوام کی زندگی حرام ہوچکی ہے' معیشت کا پہیہ رکا ہوا ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو ڈیلوں سے

عوام زہریلا دودھ' گوشت اور سبزیاں استعمال کرنے پر مجبور ہیں' جنگلی حیات بھی محفوظ نہیں رہی

فرصت نہیں۔ بعض علاقوں میں لوگ بچوں کو پولیو کا ٹیکہ نہیں لگواتے، مبادا ان کے بچے بانجھ نہ ہوجائیں۔ حالت یہ ہے کہ ۱۹۶۰ کے عشرے میں چیچک' ٹی بی اور خسرہ جیسی جن بیماریوں پر قابو پالیا گیا تھا اب دوبارہ جنم لے رہی ہیں۔ یہ کرپشن کا کرشمہ ہے کہ دنیا آگے بڑھ رہی ہے' ہم پیچھے کی طرف جارہے ہیں۔

DILATING THE VISION

Superior college of law has embarked on a program to organize a series of lectures by experts and guest speakers in various fields.

Prof. Dr. Muhammad Naeem (Dean)

I feel proud in asseverating that our team comprising of the Principal Professor Aatir Rizvi, Vice-Principal Professor Wasif Zaidi and the Dean, have succeeded in providing, an energetic ,creative and an interactive learning environment to our students. This has been attained through indefatigable efforts by the highly professional Faculty of Law of Superior Law College and through the strength of our graded law programs such as Bachelors of Economics and Law (2 years); LL.B (3years); LL.M (1 year and 4 months) and Ph.D. (3-5 years). All of these programs are HEC supervised.

In this context, I feel no inhibition in stating that we are far ahead and advanced as compared to other law colleges in Pakistan. We are advanced because our methodology of imparting knowledge is researched based. Indeed, cutting across traditions, the Superior Law College has become a leader among contemporary institutions, by achieving a paradigm-shift in provision of law studies. Thus, SLC has evolved into a nucleus of extra-learning and center of broad based knowledge over and above the primary function of imparting legal studies. We tend to provide a holistic base of knowledge to our students.

To fulfill and continue with our agenda of providing extra knowledge, over and above the prescribed courses; SLC has embarked on a program to organize a series of lectures by experts and guest speakers in various fields. In this context, recently a lecture; the fourth in a series, was delivered by Dr. Owais Farooqui, who is the Chairman of the Chief Minister's Task Force on Environment. The topic of this lecture was: "Predicament of Environmental Pollution in Pakistan". The lecture by Dr. Farooqui was erudite, comprehensive and illuminating. It was keenly heard by our students; who were stimulated to ask a number of questions regarding various facets of environmental problems.

This and the previous lectures added together have hence lifted the image of Superior Law College. Truly, the whole idea behind this exercise is the ultimate transformation of the Superior Law College students into good human beings so that they become capable of serving the society in a better way in future

کرپشن کی سزا موت مقرر کی جائے‘ ڈاکٹر اویس فاروقی

بابائے قوم زندہ ہوتے تو کرپٹ عناصر کو اس سے کم سزا نہ دیتے‘ ملک تباہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کیلئے سرجری ناگزیر ہے

ڈاکٹر اویس فاروقی نے سپیریئر کالج کے طلباء و طالبات کے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ فوکس پاکستان کا قیام دنیا میں پاکستان کا امیج بہتر بنانے کیلئے عمل میں لایا گیا تھا لیکن ریکارڈ توڑ کرپشن نے تنظیم کی برسوں کی جدوجہد پر پانی پھیر دیا۔ ہمارے قومی وجود میں کرپشن کا زہر اس حد تک سرایت کرچکا ہے کہ اب اس پر کوئی دوا اثر نہیں کرسکتی۔ اسے سرجری کی ضرورت ہے۔ بدعنوان عناصر کی حوصلہ شکنی کیلئے ضروری ہے کہ کرپشن کی سزا موت مقرر کی جائے کیونکہ کرپشن ختم کئے بغیر قوم کی معاشی‘ مذہبی‘ سیاسی و اخلاقی صحت کی بحالی ممکن نہیں۔ بابائے قوم زندہ ہوتے تو کرپٹ عناصر کو اس سے کم سزا نہ دیتے۔ بدعنوان لوگوں کو پھانسی دینا نئی بات نہیں۔ ترقی یافتہ اور نام نہاد مہذب ملکوں میں بھی کرپشن پر سخت سزائیں موجود ہیں جبکہ چین میں پھانسی دی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں زندگی کے کسی شعبے میں کوئی رمق اس لئے نظر نہیں آتی کہ کرپشن نے ہر ادارے اور محکمے کو بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ تجارت سے عدالت اور عسکریت سے جمہوریت تک کوئی شعبہ ایسا نہیں جو کرپشن سے محفوظ ہو۔ اگر ہم من حیث القوم کرپشن ختم کرنا چاہتے ہیں تو قائداعظم کی ہدایات کی روشنی میں نئی قانون سازی کرنا ہوگی اور آئین میں ترامیم لاکر بدعنوان لوگوں کیلئے عبرتناک سزائیں مقرر کرنا ہوں۔ تاہم یہ کام مجہول سیاستدان اور اقتدار پرست جرنیل نہیں کرسکتے جو کسی حالت میں کرپشن کا خاتمہ نہیں چاہتے کیونکہ ان کی اکثریت خود کرپشن کی پیداوار ہے۔ یہ فریضہ تازہ، تعلیم یافتہ اور کوالیفائیڈ قیادت ہی انجام دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ووٹوں سے اقتدار میں آنے والے ملکی وسائل پر قبضہ کرلیتے ہیں تاکہ عوام ہمیشہ کیلئے ان کے محتاج اور دست نگر رہیں۔ خود ایوانوں میں عیاشیاں کرتے ہیں اور عوام کو آٹے اور چینی کی قطاروں میں دھکے کھانے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ نادار لوگ دوا نہ ملنے سے لاعلاج موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ سیاسی اور عسکری گورکنوں کو چھینک بھی آجائے تو لندن اور امریکہ بھاگتے ہیں۔ وہ اس ملک کو اپنا گھر نہیں کرایہ کا مکان سمجھتے ہیں۔ خود کو اور اپنی دولت کو یہاں محفوظ نہیں سمجھتے، اس لئے اپنا مال و اسباب باہر رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیشتر قومی فیصلے باہر جاکر کرتے ہیں۔ اصل میں ہمارے لیڈر نیشنل نہیں، انٹرنیشنل ہیں بلکہ ملٹی نیشنل ہیں۔ انہوں نے جو سرمایہ لوٹ کر باہر رکھا ہوا ہے، اگر واپس لایا جائے تو نہ صرف قوم خوشحال ہو سکتی ہے بلکہ ملک کے تمام قرضے بھی اتر سکتے ہیں۔ ان حالات میں فوکس پاکستان کی ساری امیدیں تعلیم یافتہ‘ کوالیفائیڈ اور مخلص نوجوانوں سے وابستہ ہیں۔ جب تک وہ اپنا کردار ادا نہیں کریں گے ملک کی حالت اور قسمت نہیں بدلے گی۔ چنانچہ ہمیں باہر سے اپنا لٹا ہوا سرمایہ ہی نہیں، وہ ٹیلنٹ بھی واپس لانا ہے جو مایوس ہوکر ترک وطن کرچکا ہے یا جسے یہاں رہنے نہیں دیا گیا۔ یہی لوگ ملک کا اصل اثاثہ اور اسکی ترقی اور خوشحالی کے ضامن ہیں۔ جب پاکستان کا کھویا ہوا ٹیلنٹ اسے واپس ملے گا تو رفتہ رفتہ قوم میں زندگی کی علامات خود بخود نظر آنا شروع ہوجائیں گی اور ہم صحیح معنوں میں زندہ قوم بن جائیں گے۔

ہمارے لیڈر ملٹی نیشنل ہیں‘ اہم فیصلے لندن اور امریکہ میں کرتے ہیں‘ اپنی دولت واپس لے آئیں تو پورا ملک خوشحال ہوسکتا ہے

پاکستان میں کوئی سیاسی جماعت موجود نہیں‘ سب قبضہ گروپ ہیں‘ آٹے چینی کی قطاروں میں کھڑا ہونا جمہوریت نہیں

فوکس پاکستان کا بنیادی مقصد ملک کا امیج بہتر بنانا تھا لیکن کرپشن کے ناسور نے اس کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا

سیاست پر جہالت کا غلبہ ہے، پاکستان کا اصل سرمایہ اس کا ٹیلنٹ ہے جسے جلاوطن کردیا گیا، اسے بھی واپس لانا ہے

فوکس پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر اویس فاروقی سپیریئر کالج آف لاء کے طلباء و طالبات کو لیکچر دے رہے ہیں

فوکس پاکستان عملی سیاست میں حصہ لینے والوں کو تربیتی سہولتیں فراہم کریگا

ترقی یافتہ ملکوں میں اس قسم کے ادارے عام ہیں، وہ طالب علموں کو جنسی تعلیم تک دیتے ہیں، ہم سیاسی شعور دیتے ہوئے گھبراتے ہیں

قومی ادارے چلانے کیلئے تعلیم ہی نہیں، ٹریننگ بھی چاہیئے، ہماری قیادت اس سے دور بھاگتی ہے، سیاست کے معیار بدلنا ہوں گے

اہل قیادت کی نئی فصل تیار کریں گے، سیاسی تربیت دینے کیلئے نامور شخصیات کو دعوت دیں گے کہ نوجوانوں کو اپنے تجربات منتقل کریں

فوکس پاکستان کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر اویس فاروقی نے واضح کیا کہ فوکس پاکستان ایک تنظیم' ایک تحریک اور ایک ادارے کا نام ہے۔ تنظیم کا مقصد قوم کو عالمی بھکاریوں کی صف سے نکال کر اقوام عالم میں باوقار مقام دلانا ہے۔ تحریک بابائے قوم محمد علی جناحؒ کی ہدایات کی روشنی میں پاکستان کو خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنانے کیلئے رواں ہے جبکہ ادارہ عوام کو کرپشن سے پاک تعلیم یافتہ اور اہل قیادت کی فراہمی کیلئے تربیتی خدمات انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک میں جہاں جمہوریت کی جڑیں مستحکم ہیں، سیاسی تربیت کے باقاعدہ ادارے موجود ہیں۔ ان اداروں میں عملی سیاست سے دلچسپی رکھنے والوں کو قیادت کے اسلوب اور عوامی راہنمائی کے اصول بتائے جاتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اس قسم کا کوئی ادارہ سرے سے موجود نہیں اور نہ نام نہاد جمہوری قوتوں نے اس کی کبھی ضرورت محسوس کی ہے۔ سویلین قیادت جمہوریت کے نعرے تو لگاتی ہے لیکن اس نوع کے ادارے قائم کرنے سے دور بھاگتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے منتخب نمائندے پارلیمان اور دیگر شہری ادارے چلانے کی تربیت اور اہلیت نہیں رکھتے۔ ملک میں جمہوریت کا تجربہ بھی اسی لئے ناکام رہا کہ سیاست پر جہالت کا غلبہ اور قبضہ ہے۔ قیادت کی سرے سے کوئی تربیت نہیں ہوئی اور نہ وہ اس کے حصول دلچسپی رکھتی ہے۔ سابقہ حکومت نے کروڑوں روپے کی لاگت سے پرفارمنگ آرٹ یعنی اداکاری وگلوکاری سکھانے کا ادارہ تو بنا دیا لیکن اسے سیاسی تربیت کا ادارہ بنانے کی توفیق نہ ہوئی جو کہ اہم ترین قومی ضرورت ہے۔ جن قوموں نے ترقی کی ہے وہ سکول کے بچوں کو ازدواجی مسائل تک سے آگاہی فراہم کر رہی ہیں۔ اس کے برعکس ہم اپنے نوجوانوں کو سیاسی شعور دیتے ہوئے شرماتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں سیاسی تربیت کو شجر ممنوعہ سمجھا جاتا ہے۔ اداروں کے مالکان اسے غیر ضروری اور اپنے مفادات کے منافی خیال کرتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے ہوٹلوں اور ریستورانوں میں

فوکس پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر اویس فاروقی کی پیپر ٹیر کالج آف لاء آمد پر سینئر صحافی رشید بھٹی استقبال کر رہے ہیں

نمایاں طور پر لکھا ہوتا ہے،"سیاسی گفتگو سے پرہیز کریں" یا "یہاں سیاسی گفتگو کرنا منع ہے" دیکھا جائے تو سیاست ایک عبادت ہے جسے ایک کاروبار بنا لیا گیا ہے۔ یہاں سیاست کی بنیاد کوئی نظریہ نہیں بلکہ پیسہ ہے۔ سیاسی شعور سے عاری قوم ترقی نہیں کر سکتی اور نہ اس کے مزاج میں جمہوریت رچ بس سکتی ہے۔

ان حالات میں فوکس پاکستان ملک کا واحد ادارہ ہے جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قیادت کے گر اور ہنر سکھانے کا عزم رکھتا ہے تاکہ قوم کو دیانتدار اور اہل قیادت

ابھی وقت ہاتھ سے نہیں نکلا

ٹیکنو کریٹس عوام کی آخری امید ہیں

متحد ہو کر پاکستان کو دوبارہ ترقی کی راہ پر ڈال سکتے ہیں

مل سکے جس کیلئے ہر شخص ترس رہا ہے۔ ایسی قیادت جو اس قابل ہو کہ عوام اور ملک کے اصل مسائل سمجھے اور ان کا حل پیش کرے۔ ادارہ فوکس پاکستان جلد ایک پروگرام کا آغاز کرے گا جس کے تحت ملک کی نامور شخصیات کو دعوت دی جائے گی کہ اپنے تجربات اور معلومات نئی نسل کو منتقل کریں۔

ڈاکٹر اویس فاروقی نے کہا کہ حکمرانوں نے اپنی پارٹیاں اور حکومتیں بچانے کیلئے ملک کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ انہیں عوام یا ملک سے کوئی دلچسپی نہیں۔ سیاستدانوں اور جرنیلوں کو بار بار مواقع ملے لیکن ہر بار انہوں نے یہی ثابت کیا کہ وہ حکومتی مشینری چلانے کے اہل نہیں۔ ان حالات میں مایوس عوام کی نظریں ٹیکنو کریٹس پر لگی ہیں۔ اگر وہ متحد ہو کر اپنا کردار ادا کریں تو یہ کہ نہ صرف عوام ان کی پذیرائی کریں گے بلکہ اپنے ضمیر اور خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوں گے۔ انہیں چاہیے کہ قائداعظم کے پاکستان کو بچانے کیلئے گھروں میں نہ بیٹھیں۔ نااہل قیادت سے جان چھڑانے کیلئے صف آراء ہوں۔

ڈاکٹر اویس فاروقی نے حکمرانوں کے قصیدے نہیں پڑھے' فکر انگیز باتیں کیں

ان کی حق گوئی قابل تقلید ہے

ڈاکٹر محمد نعیم کا خراج تحسین

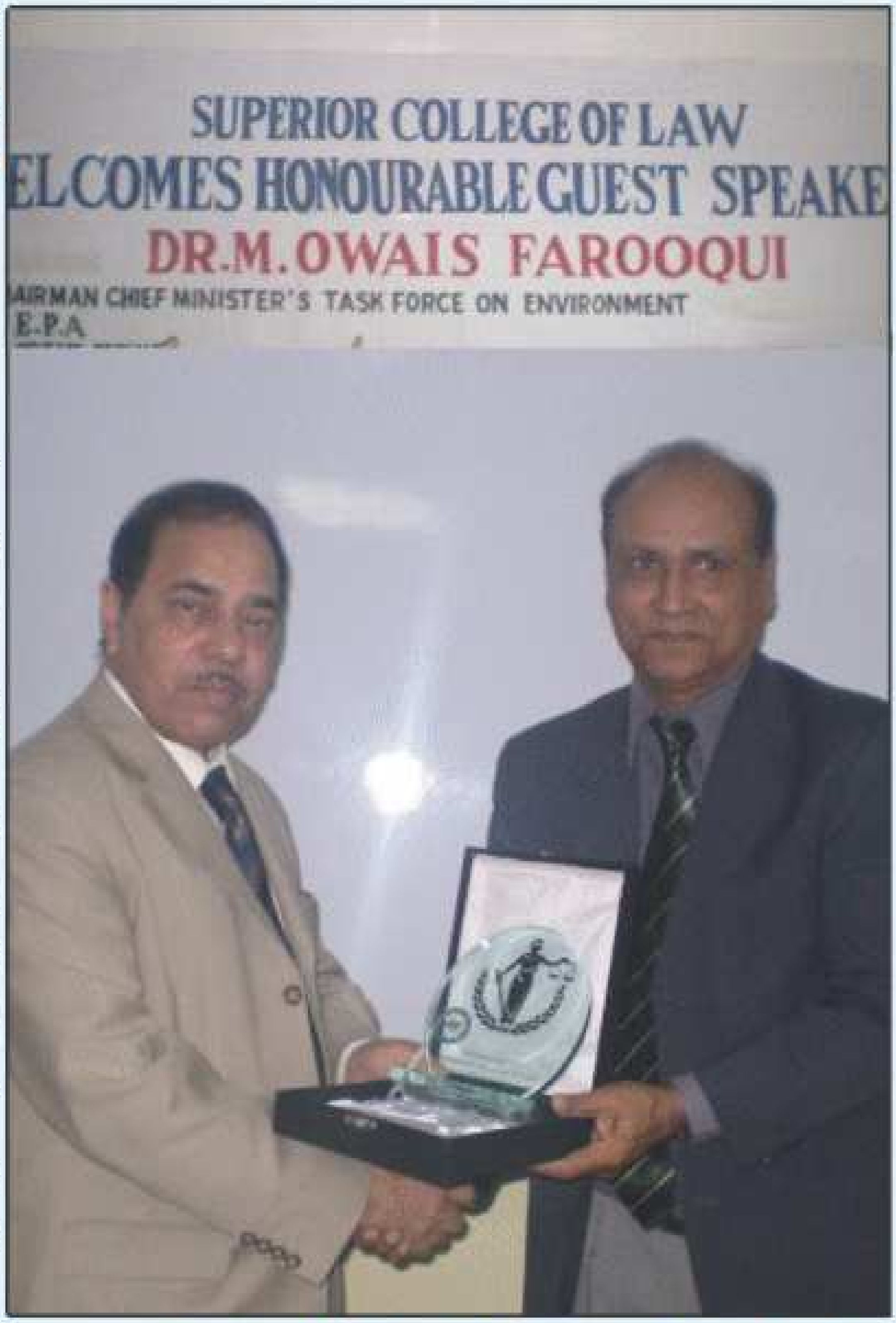

ڈاکٹر اویس فاروقی کو سپیریئر لاء کالج کے ڈین ڈاکٹر محمد نعیم سووینئر پیش کر رہے ہیں

سپیریئر لاء کالج کے ڈین ڈاکٹر محمد نعیم نے چیف منسٹرز ٹاسک فورس برائے تحفظ ماحولیات کے چیئرمین اور فوکس پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر اویس فاروقی کو سپاسنامہ پیش کرتے ہیں ان کی حق گوئی اور بیباکی کو بے حد سراہا۔ ڈاکٹر نعیم نے کہا کہ میں نے کسی سرکاری عہدے پر ایسا شخص نہیں دیکھا جس کا خمیر جرات اور تدبر سے اٹھا ہو۔ انہیں اپنے منصب کی نزاکتوں اور ذمہ داریوں کے متعلق مکمل آگاہی حاصل ہے وہ ذاتی طور پر ڈاکٹر صاحب کی معلومات کی وسعت اور خیالات کی ندرت سے متاثر ہوئے۔ ایک اہم عہدے پر فائز ہونے کے باوجود انہوں نے صاف گوئی سے کام لیا اور حالات کی سچی تصویر کھینچی' یہ انہی کا حوصلہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی منصب اور ستائش کا لالچ ہے نہ کسی عہدے یا صلے کی پروا! ان کے جذبات اور احساسات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ حکومت کا حصہ ہونے کے باوجود انہوں نے عوام کی بات کی' حکمرانوں کے قصیدے نہیں پڑھے جبکہ ہر وزیر' مشیر اس امر اور عمل کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔

سپیریئر لاء کالج کے اساتذہ فوکس پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر اویس فاروقی کا لیکچر سن رہے ہیں

ایک اعلیٰ روایت متعارف کروانے پر سپیریئر کالج آف لاء انتظامیہ کو مبارکباد

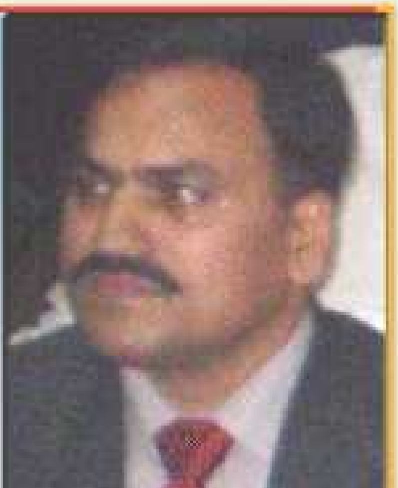

فوکس پاکستان کے کوآرڈینیٹر عنصر اقبال نے ڈاکٹر اویس فاروقی کے لیکچر کا بہترین انتظام' اہتمام و انصرام کرنے پر سپیریئر لاء کالج کی انتظامیہ بالخصوص کالج کے ڈین ڈاکٹر محمد نعیم' پرنسپل ڈاکٹر عاطر رضوی اور وائس پرنسپل واصف زیدی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ملکوں میں یہ روایت عام ہے کہ تعلیمی ادارے اپنے طلباء کے فکری و علمی شعور کو جلا بخشنے کیلئے مقتدر سماجی و سیاسی شخصیات کو لیکچر دینے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس امر کو نہ صرف ادارے کا اعزاز سمجھا جاتا ہے بلکہ لیکچر دینے والی شخصیت کو بھی لاکھوں ڈالر معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے تعلیمی ادارے علمی پسماندگی کا شکار ہیں۔ وہ اس قسم کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کسی عتاب میں نہ آ جائیں۔ ان کے پیش نظر صرف کمرشل مفاد ہوتا ہے طلباء کے ذہن فراخ و بیدار کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ سپیریئر کالج آف لاء نے یورپ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کی روایت کا آغاز کرنے میں پہل کی ہے۔ یہ امتیاز حاصل کرنے پر میں کالج انتظامیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔